خلاصہ جات: اُردو لازمی   سالِ اول
ترتیب و تالیف: کاشف بشیر کاشفؔ (ایم۔ فل اُردو)
0333-6912300

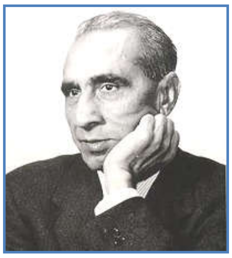

سبق نمبر 11: لاہور کا جغرافیہ

(خلاصہ)

اشارات

1۔ تمہید/لاہور کا محل وقوع

2۔ لاہور کے داخلی راستے

3۔ حدود اربعہ

4۔ آب و ہوا اور نظام سقے کا منصوبہ

5۔ ذرائع آمد و رفت/شیر شاہ سوری کی بنائی سڑک

6۔ تانگا اور عبرت

7۔ قابل دید مقامات اور اشتہارات

8۔ صنعت و حرفت (رسالہ سازی/انجمن سازی)

9۔ لاہور کی پیداوار

10۔ طلباء کی اقسام

مصنف کا نام: پطرس بخاری

خلاصہ

تمہید کے طور پر عرض ہے کہ لاہور کو دریافت ہوئے عرصہ ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس کے وجود کو ثابت کرنے کے لیے دلائل کی ضرورت نہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ کُرے کو دائیں بائیں گھما کر **لاہور کا نام** تلاش کیا جائے۔ بزرگ مختصراً کہتے ہیں کہ لاہور، لاہور ہی ہے۔ اگر اس پتے سے آپ کو لاہور نہیں مل سکتا تو آپ کی تعلیم ناقص اور **ذہانت فاتر** ہے۔ یہ غلط فہمی دور کرنا ضروری ہے کہ لاہور پنجاب میں واقع ہے۔ لیکن پنجاب میں اب **ساڑھے چار دریا** ہی رہ گئے ہیں۔ آدھا دریا شہر کے قریب بہنے، دو پلوں کے نیچے لیٹا رہتا ہے۔ بہنے کا شغل عرصے سے بند ہے۔ اس لیے یہ بتانا بھی مشکل ہے کہ شہر دریا کے دائیں کنارے پر واقع ہے کہ بائیں کنارے پر۔ لاہور میں **داخلے** کے لیے دو بڑے راستے ہیں۔ ایک پشاور سے آتا ہے اور دوسرا دہلی سے۔ حملہ آور بھی انھی راستوں سے ہندوستان میں وارد ہوئے۔ پشاور کے راستے سے آنے والے اہل سیف کہلاتے ہیں اور **غزنوی یا غوری** تخلص کرتے ہیں جبکہ دہلی کے راستے آنے والے **"اہل زبان"** کہلاتے ہیں اور تخلص کرنے میں **ید طولیٰ** رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کسی زمانے میں لاہور کا حدود اربعہ بھی ہوا کرتا تھا۔ لیکن طلبہ کی سہولت کے لیے اب میونسپلٹی نے منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اب لاہور کے ارد گرد بھی لاہور ہی واقع تر ہوتا جا رہا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ دس بیس سال میں لاہور ایک **صوبے** کا نام ہو گا اور پنجاب اس کا **دارالخلافہ** ہو گا۔ حال ہی میں لاہور کے باشندوں نے **آب و ہوا کا مطالبہ** کیا ہے۔ غور و فکر کے بعد میونسپلٹی اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ ترقی کے اس دور میں جہاں دنیا بھر میں **ہوم رول** کے مطالبات تسلیم ہو رہے ہیں یہ مطالبہ بھی ہمدردانہ غور و خوض کا مستحق ہے۔ بد قسمتی سے کمیٹی کے پاس ہوا کی قلت تھی۔ اس لیے ہوا کا بے جا استعمال روکنے کے لیے شہریوں کو کفایت شعاری کی ہدایت کی گئی ہے۔ اب شہری عام موقعوں پر گرد اور خاص موقعوں پر دھواں استعمال کرتے ہیں۔ کمیٹی نے دھوئیں اور گرد کے **مفت مراکز** کھول کر شہریوں کے لیے آسانی پیدا کر دی ہے۔ بہم رسانی آب کے لیے

نظام سقے کے دور کی ایک اسکیم کمیٹی کے زیر غور ہے تاہم **نظام سقے** کے لکھے ہوئے اہم مسودات خستہ ہونے کی وجہ سے ان پر فوری عمل ممکن نہیں۔ عارضی طور پر پانی کا یہ انتظام کیا گیا ہے کہ بارش کے پانی کو حتی الوسع شہر سے نہیں نکلنے دیا جاتا۔ اندازہ ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں ہر محلے کا اپنا ایک دریا ہوگا، جس میں موجود مچھلیوں کے پیٹ میں کمیٹی کی ایک **انگوٹھی** ہوگی جو **رائے دہندگی** کے موقع پر ہر رائے دہندہ پہن کر آئے گا۔ نظام سقے کے مسودات سے کمیٹی اس نتیجے پر پہنچی ہیں کہ پانی کی فراہمی کے لیے نل ضروری ہیں۔ کروڑوں روپے لگا کر شہر میں نل لگوا دیے گئے ہیں جن میں ہائیڈروجن اور آکسیجن بھری ہے ۔ ایک دن یہ گیسیں ضرور پانی میں بدل جائیں گی۔ شہریوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے گھڑے نلوں کے نیچے رکھ چھوڑیں تاکہ عین موقع پر دل شکنی نہ ہو۔ لاہور آنے والے سیاحوں کو لاہور کے **ذرائع آمد و رفت** کے بارے میں اہم معلومات ذہن میں رکھنی چاہیئں۔ لاہور کے بازاروں سے گزرنے والی **شیر شاہ سوری** کی بنائی ہوئی آثار قدیمہ میں شمار کی جاتی ہے۔ احتراماً اس میں کوئی ردوبدل نہیں کیا جاتا۔ کئی سلطنتوں کے تختے الٹانے والے **تاریخی گڑھے** اور خندقیں جوں کی توں موجود ہیں اس لیے آج بھی یہاں لوگوں کے تختے الٹتے ہیں اور لوگوں کو **عبرت** سکھاتے ہیں۔ زیادہ عبرت پکڑنے کے لیے بعض لوگ تختوں کے نیچے پہیے لگا کر تانگا استعمال کرتے ہیں۔ اس میں جوتا جانے والا **بناسپتی گھوڑا** اپنی معتدل اور سنجیدہ رفتار سے سڑک کے ہر گڑھے کے ہچکولے سے لوگوں کو بھرپور لطف اندوز کرتا ہے۔ لاہور میں قابل دید مقامات مشکل سے ملتے ہیں۔ لاہور میں ہر عمارت کی بیرونی دیواریں دہری بنائی جاتی ہیں اینٹوں اور کی دیوار پر **اشتہاروں کا پلستر** کر دیا جاتا ہے، جو دبازت میں رفتہ رفتہ بڑھتا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ گھر کی چار دیواری ایک **مکمل ڈائریکٹری** کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ دروازے پر بوٹ پالش کا اشتہار، دائیں طرف **حافظہ کی گولیوں** کا اشتہار اور بائیں طرف **انجمن خدام ملت** کے پروگرام کا اشتہار۔ اشتہار تیزی سے بدلنے کی وجہ سے لوگوں کو گھر ڈھونڈنے میں مشکل ہوتی تھی تاہم پختہ سیاہی کے اشتہاروں کا رواج ہونے سے گھر ڈھونڈنے میں آسانی ہوگئی ہے۔ لاہور کی سب سے بڑی صنعت **رسالہ بازی** اور سب سے بڑی حرفت **انجمن سازی** ہے۔ رسالے کا ہر نمبر خاص ہوتا ہے اور عام نمبر صرف خاص موقعوں پر شائع کئے جاتے ہیں۔ لاہور کے ہر مربع انچ میں ایک انجمن موجود ہے۔ پریذیڈنٹ کا فرض دو تین اصحاب ہی ادا کر رہے ہیں۔ چونکہ انجمنوں کے **اغراض و مقاصد** مختلف ہیں اس لیے ایک ہی صدر صبح کسی کانفرنس مذہبی کا افتتاح کرتا ہے، اور شام کو کسی کرکٹ ٹیم کے ڈنر میں شامل ہوتا ہے۔ اس سے سامعین کو بہت سہولت رہتی ہے۔ لاہور کی مشہور پیداوار یہاں کے طلبہ ہیں۔ طلبہ کی کئی قسمیں ہیں۔ مشہور قسموں میں قسم اول "**جمالی**" کہلاتی ہے۔ یہ طلبہ اپنے حسن و جمال اور لباس کی نمائش کرتے رہتے ہیں۔ دوسری قسم **جلالی طلبہ** کی ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کا شجرہ نسب **جلال الدین اکبر** سے ملتا ہے۔ تیسری قسم **خیالی طلبہ** کی ہے۔ یہ نفسیات اور جمہوریت پر خیالات کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔ چوتھی قسم "**خالی طلبہ**" کی ہے۔ کتابوں، امتحانات اور مطالعہ سے کنارہ کش رہنے والی یہ طلبہ کی خالص ترین قسم ہے۔ یہ جس معصومیت کے ساتھ کالج میں آتے ہیں، اُسے آخر تک ملوث نہیں ہونے دیتے۔ لاہور کے لوگ بہت **خوش طبع ہیں**۔